حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981‪4
قیمت	:	۵۴۵/۔ روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱۔۶۳۴۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳۔۲۱۲۷۹۳۲

﴿السلام علٰی عبداللّٰہ بن الحسن الزکیّ لعن اللّٰہ قاتلہ ورامیہ حرملہ بن کاھل الاسدی﴾

اس جملہ میں حرملہ کو آپ کا قاتل بتلایا گیا ہے۔ایک روایت میں امام باقر علیہ السلام سے بھی یہی قول نقل ہوا ہے۔ احتمال یہ ہے کہ ابو بکر اور عبداللہ ایک ہی شخصیت ہوں۔(۱)

۲۸۔ عبداللہ بن حسن اصغر

آپ کی مادر گرامی رملہ بنت سلیل بن عبداللہ بجلی ہیں۔شہادت کے وقت آپ کی عمر نو سال سے کم نہیں تھی۔ جب امام حسین علیہ السلام نشیب قتل گاہ میں گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے تو اس وقت یہ بچہ اہلحرم کے خیموں سے نکل کر قتل گاہ کی طرف دوڑا۔ جناب زینب نے اسے پکڑنا چاہا لیکن عبداللہ تیزی کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی طرف چلا۔آپ نے آواز بھی دی کہ بہن! عبداللہ کو روک لو اسے میدان میں نہ آنے دو۔لیکن بچہ نے اصرار کیا کہ میں اپنے چچا کو نہیں چھوڑوں گا۔اور امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب ابجر بن کعب یا حرملہ بن کاہل امام حسین کے سر مبارک پر تلوار اٹھا چکا تھا۔ بچہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ تم میرے چچا کو قتل کرنا چاہتے ہو اور تلوار کی ضرب روکنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔ بچہ کا ہاتھ کٹ کر جلد کے ساتھ لٹکنے لگا۔ بچہ چیخا کہ اماں، اماں، انہوں نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔امام حسین علیہ السلام نے اس بچہ کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا اور فرمایا کہ بیٹا اس مصیبت پر صبر کرو تم جلد ہی اپنے بزرگوں کی خدمت میں پہنچ جاؤ گے۔ابھی امام بچہ کو تسلی دے رہے تھے کہ حرملہ نے تیر مارا اور بچہ امام کی آغوش میں شہید ہو گیا۔(۲)

بچہ کی شہادت پر امام حسین علیہ السلام نے آسمان کی طرف رخ کر کے فرمایا ﴿اللھم فان متعتھم الٰی حین ففرقھم فرقا واجعلھم طرائق قددا ولا ترض الولاۃ عنھم ابداً فانھم دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا فقتلونا﴾ بارالہا! اگر تو نے انہیں کچھ دنوں کی زندگی دی ہے تو اب انہیں منتشر فرما دے اور انہیں ایسے حکمران عطا فرما کہ یہ ناخوش رہیں۔اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں دعوت دے کر بلایا تھا تاکہ ہماری مدد کریں اور اب یہ اپنی سرکشی سے ہمیں قتل کر رہے ہیں۔(۳)

۱۔ فرسان الہیجاء ج۲ ص ۲۸۳

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۵۳ بحوالۂ شیخ مفید و سید ابن طاؤس

۳۔ ارشاد مفید ج۲ ص ۱۱۰